بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم   وعلی عبدہ المسیح الموعود

لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ نبوت / نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ
احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کمر میں درد کی وجہ سے تاحال قدرے ناساز ہے۔ بلڈ پریشر معمول کے مطابق ہے۔
احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

چندہ جات کی فرضیت اور اہمیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اور قوم کو چاہیئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجا لاوے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے . . . . خدمت کرنی بہت مفید ہوتی ہے۔ جس قدر کوئی خدمت کرتا ہے اسی قدر وہ راسخ الایمان ہو جاتا ہے اور جو کبھی خدمت نہیں کرتے۔ ہمیں تو ان کے ایمان کا خطرہ ہی رہتا ہے۔

چاہیئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔

بہت لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہیئے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خدا تعالیٰ سے پکا عہد کر لو کہ اس قدر چندہ ضرور دیا کروں گا اور ناواقف لوگوں کو یہ بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کریں۔ اگر وہ اتنا عہد بھی نہیں کر سکتے تو پھر جماعت میں شامل ہونے کا کیا فائدہ؟ نہایت درجہ کا بخیل اگر ایک کوڑی بھی روزانہ اپنے مال میں سے چندے کے لئے الگ کرے تو وہ بھی بہت کچھ دے سکتا ہے۔ ایک ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے۔ اگر کوئی چار روٹی کھاتا ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک روٹی کی مقدار اس میں سے اس سلسلہ کے لئے بھی الگ کر رکھے اور نفس کو عادت ڈالے کہ ایسے کاموں کے لئے اسی طرح سے نکالا کرے . . . .

پس اگر کوئی معاہدہ نہیں کرتا تو اسے خارج کرنا چاہیئے وہ منافق ہے اور اس کا دل سیاہ ہے۔ ہم یہ ہرگز نہیں کہتے کہ ماہواری روپے ہی ضرور دو ہم تو یہ کہتے ہیں کہ معاہدہ کر کے دو جس میں کبھی فرق نہ آوے۔ صحابہ کرامؓ کو پہلے ہی سکھایا گیا تھا۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ اس میں چندہ دینے اور مال صرف کرنے کی تاکید اور اشارہ ہے۔

یہ معاہدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاہدہ ہوتا ہے اس کو نباہنا چاہیئے۔ اس کے برخلاف کرنے میں خیانت ہوا کرتی ہے۔ کوئی کسی ادنیٰ درجہ کے نواب کی خیانت کر کے اس کے سامنے نہیں ہو سکتا تو احکم الحاکمین کی خیانت کر کے کس طرح اسے اپنا چہرہ دکھلا سکتا ہے۔ ایک آدمی سے کچھ نہیں ہوتا۔ جمہوری امداد میں برکت ہوا کرتی ہے۔ بڑی بڑی سلطنتیں بھی آخر چندوں پر ہی چلتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ دنیاوی سلطنتیں زور سے ٹیکس وغیرہ لگا کر وصول کرتے ہیں اور یہاں ہم رضا اور ارادہ پر چھوڑتے ہیں۔ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے۔

پس ضرور ہے کہ ہزار در ہزار آدمی جو بیعت کرتے ہیں ان کو کہا جاوے کہ اپنے نفس پر کچھ مقرر کریں اور اس میں پھر غفلت نہ ہو۔

(البدر جلد ۲ نمبر ۲۶ صفحہ ۲۰۱۔۲۰۲ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

. . . . جو شخص اپنی حیثیت و توفیق کے موافق اس سلسلہ کی چند پیسوں سے امداد نہیں کرتا اس سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے اور اس سلسلہ کو اس کے وجود سے کیا فائدہ؟ ایک معمولی انسان بھی خواہ کتنی ہی شکستہ حالت کا کیوں نہ ہو جب بازار جاتا ہے تو اپنی قدر کے موافق اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ لاتا ہے تو پھر کیا یہ سلسلہ جو اپنی عظیم الشان اغراض کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے اس لائق بھی نہیں کہ وہ اس کے لئے چند پیسے بھی قربان کر سکے؟ دنیا میں آجکل کونسا سلسلہ ہوا ہے یا ہے جو خواہ دُنیوی حیثیت سے ہے یا دینی کہ بغیر مال چل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دُنیا میں ہر ایک کام اس لئے کہ عالم اسباب ہے اسباب سے ہی چلایا ہے۔ پھر کس قدر بخیل و مُمسک وہ شخص ہے کہ جو ایسے عالی مقصد کی کامیابی کے لئے ادنیٰ چیز مثل چند پیسے خرچ نہیں کر سکتا۔ ایک وہ ہیں کہ بیعت تو کر جاتے ہیں اور اقرار بھی کر جاتے ہیں کہ ہم دنیا پر دین کو مقدم کریں گے مگر مدد و امداد کے موقعہ پر اپنی جیبوں کو دبا کر پکڑ رکھتے ہیں۔ بھلا ایسی محبت دنیا سے کوئی دینی مقصد پا سکتا ہے؟ اور کیا ایسے لوگوں کا وجود کچھ بھی نفع رساں ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ جب تک تم اپنی عزیز ترین اشیاء اللہ جل شانہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ تب تک تم نیکی کو نہیں پا سکتے۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۲۵ صفحہ ۸ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

آئندہ دس سال کے اندر اندر

احمدی اسلامی اخلاق کی حسین تعلیم پر قائم ہوں	ہر بچہ کم از کم میٹرک ضرور پاس کرے	قرآن ناظرہ جاننے والے ترجمہ اور تفسیر سیکھیں	ہر بچہ قاعدہ یسرنا القرآن جانتا ہو

غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی طرف سے ایک خاص پروگرام کا اعلان

سچے مومن کی نو قرآنی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی نہایت پُر اثر تلقین

انصار اللہ کے ۲۲ ویں سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس سے حضور کا ولولہ انگیز اور ایمان افروز خطاب

ربوہ ۲۸/اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کے لئے جس کے شروع ہونے میں صرف دس سال باقی رہ گئے ایک نہایت اہم اور تاریخی پروگرام کا اعلان فرمایا ہے۔ یہ پروگرام علوم روحانی سے بہرہ ور ہونے، علوم دنیوی حاصل کرنے اور اسلام کی اخلاقی تعلیم پر عمل کرنے کا پروگرام ہے جس پر آئندہ دس سال کے دوران عمل ہوگا۔ اس کے مطابق حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلا استثنا ہر احمدی بچہ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھے۔ جو احباب قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں وہ ترجمہ سیکھیں اور

جو ترجمہ جانتے ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ وہ تفسیر سیکھیں جو خود اللہ تعالیٰ نے نبی پاک کو سکھائی اور وہ تفسیر بھی سیکھیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نور اور بصیرت و معرفت کے زیر سایہ خود کی۔ اس کے علاوہ ہر احمدی بچہ کم از کم میٹرک ضرور پاس کرے اور غیر معمولی ذہانت اور اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل طلباء کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق مزید اعلیٰ تعلیم دلانا جماعت کی ذمہ داری ہوگی۔ اس پروگرام کی آخری شق حضور نے یہ بیان فرمائی کہ سب احمدی اسلام کی حسین اخلاقی تعلیم پر قائم ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ پُر شوکت اور ولولہ انگیز اعلان آج یہاں بعد دوپہر مجلس انصار اللہ کے ۲۲ ویں سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کا آغاز سورۂ انفال کی پانچویں آیت کی پُر حکمت تفسیر سے کیا اور اس سے استنباط کرتے ہوئے سچے مومنوں کی نو صفات بیان کیں اور فرمایا کہ جب ہم ان آیات پر غور کرتے ہیں اور یہ صفات اپنے سامنے رکھتے ہیں تو ہمارے سامنے جماعت احمدیہ کا اور اس کی ذیلی تنظیموں کا پروگرام آ جاتا ہے جس کا میں ابھی اعلان کروں گا۔ حضور نے فرمایا کہ اس اعلان سے قبل میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری جماعتی زندگی کے سو سال پورے ہونے میں قریباً دس سال باقی ہیں اور میرے اس پروگرام کا تعلق انہی دس سالوں سے ہے۔

حضور نے اپنے تاریخی پروگرام کی شق وار وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس پروگرام کا پہلا حصہ علوم روحانی کا سیکھنا ہے۔ اس کے لئے ہر احمدی بچہ خواہ وہ شہر میں رہنے والا ہو یا دیہات میں، خواہ وہ بڑی جماعتوں کا طفل ہو، خواہ وہ ایسے خاندان سے تعلق رکھنے والا ہو جہاں پر ایک ہی خاندان احمدی ہو اسے جتنی جلدی ممکن ہو سکے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھا دیا جائے۔

حضور نے اس پروگرام کی دوسری شق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عمر کے لحاظ سے ہر طفل، ہر خادم، ہر نیا احمدی، ہر پرانا غافل احمدی قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی طرف متوجہ ہو اور اس پروگرام کے اس حصے کی تیسری شق یہ بیان فرمائی کہ جو افراد قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں وہ قرآن کریم کے معانی کی تفسیر پڑھنے کی طرف متوجہ ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ جب ہم نے یہ کہا ہے کہ ایک سچا مومن اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کرتا ہے تو جو شخص یہ جانتا ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کیا حکم دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کیسے کر سکے گا۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تفسیر سیکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ معلم حقیقی اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو تفسیر خود سکھائی ہمیں اس کا علم ہو۔ اس لئے جماعت احمدیہ میں کثرت سے ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو ان کتب حدیث کو پڑھنے اور جاننے والے ہوں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی تفسیر پائی جاتی ہے اور پھر وہ اس پیاری تفسیر کو ہر احمدی کے کان تک پہنچانے والے ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ تفسیریں دو قسم کی ہیں۔ ایک وہ جو کہ خود خدا تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھائی، دوسرے وہ جو اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نور کے نتیجہ میں نبی کریمؐ نے خود کی۔ حضور نے فرمایا کہ یہ مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ ہر بگڑے ہوئے ماحول میں جب انسان اپنے مسائل حل کرنے میں ناکام ہو جائے تو انسان کی مدد کے لئے خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن ہی آئے گا۔

حضور نے اپنے اس عظیم پروگرام کے مادی علوم حاصل کرنے کے حصے کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ جو کہا گیا ہے کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش آیات باری سے بھری ہوئی ہے اس میں یہ حکم چھپا ہوا ہے کہ جن علوم کو دنیوی علوم کہا جاتا ہے اور جن کا تعلق ستاروں، کیمیا، طبیعات، کھانے پینے کی اشیاء اور طب سے ہے ان میں بھی خدا کی آیات نظر آتی ہیں اور ان کو سیکھنا بھی ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

حضور نے پُر شوکت لہجے میں اعلان فرمایا کہ اس لئے آج میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جماعت میری اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے اپنی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے دنیا پر احسان کرنے کی خاطر اور رسولؐ کی اطاعت کرتے ہوئے دنیوی علوم بھی روحانی نور کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے سیکھنے کی کوشش کرے اور اس دس سال میں یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ ہمارا کوئی بچہ بھی میٹرک کی تعلیم سے کم کا نہ ہو۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس کی ذمہ داری امرائے اضلاع، تنظیم انصار اللہ، تنظیم خدام الاحمدیہ اور جماعت پر عائد ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے بعد جو بچے ذہین نکلیں ان کو آگے پڑھانے کی ذمہ دار جماعت ہے تاکہ ہم پر جو خدا نے اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ ہم غریبوں کے گھروں میں ذہین بچے پیدا کر دیئے اور ذہانت سے ہماری جھولیاں بھر دی ہیں ہم ان سے بے اعتنائی کر کے ناشکرے نہ بنیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے پروگرام کا تیسرا حصہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ حضور نے فرمایا کہ معاشرہ کو بُرائیوں سے بچانا آپ کی ذمہ داری ہے اور یہ بھی آپ کی ذمہ داری ہے کہ جو کوئی بھی معاشرہ کو بُرائیوں سے بچانے کی کوشش کرے اس کو آپ کا پورا تعاون حاصل ہو۔ حضور نے اس ضمن میں چند موٹی باتیں بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کوئی احمدی جھوٹ نہیں بولتا، کسی احمدی کو گالی دینے کی عادت نہیں ہونی چاہیئے، ہر احمدی اپنی بات کا پکا ہو، عہد پورا کرے، جو کہے اس پر عمل کرے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں سے جماعت کے اندر یا باہر رنجش نہ پیدا ہونے دے۔ کوئی احمدی اپنے احمدی بھائی سے اور نہ دوسرے بھائیوں سے لڑائی جھگڑا کرے اور اگر کوئی اختلاف ہو تو جہاں تک ملکی قانون اس کی اجازت دے اس اختلاف کو جماعتی ثالثی کے ذریعہ دُور کرے۔

حضور نے فرمایا کہ کوشش کرو کہ پیار کے ساتھ دنیا کے دل خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتو۔ اگر تم اب ایسا کرو گے تو خدا کے پیار کو حاصل کر لو گے۔ اور اگر تم خدا کے پیار کو حاصل کر لو گے تو ہر دو جہان کی نعمتیں تمہیں مل جائیں گی۔ پھر کسی چیز کی ضرورت نہیں رہے گی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اس سے قبل حضور ایدہ اللہ نے سورۂ انفال کی پانچویں آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے سچے مومنوں کی نو صفات بیان فرمائیں۔ حضور نے پہلی صفت یہ بیان فرمائی کہ سچے مومن تقویٰ کے حصول یعنی ایسے اعمال بجا لانے کی کوشش کرتے ہیں جس کے نتیجے میں وہ اللہ کی امان، حفاظت اور پناہ میں آ جائیں

دوسری صفت یہ ہے کہ سچے مومن معاشرہ سے گندگی دُور کر کے اصلاح یافتہ معاشرہ بنانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ تیسری صفت یہ ہے کہ ان کی اصلاح کی غرض اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا ہوتی ہے۔ اور چوتھی صفت یہ ہے کہ ان کی اصلاح کی غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنا ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ نبی کریمؐ کی اطاعت کے چار معنی ہیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر قرآن کے مطابق اپنی زندگی گزاریں، اس تفسیر کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں، اسوۂ رسولؐ کے حُسن اور عظمت سے واقف ہوں اور نبی پاکؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اجتہاد فرمایا ہے اس کو ہر دوسرے اجتہاد پر فوقیت دیں۔ حضور نے سچے مومن کی پانچویں صفت یہ بتائی کہ جب اس کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جائیں تو اس کا دل خشیت اللہ سے بھر جائے اور چھٹی صفت یہ ہے کہ اللہ کی آیات کا ذکر اس کے ایمان کو بڑھائے۔ حضور نے فرمایا کہ آیات اللہ کا ایک مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہر تخلیق اس کی آیت ہے اور دوسرا مطلب معجزات اور نشانات ہیں جو انسان کو خدا تعالیٰ اپنی طرف راہبری کرنے کے لئے دکھاتا ہے۔ حضور نے مومن کی ساتویں صفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سچا مومن صرف اللہ پر توکل کرتا ہے اور باقی ہر شئے کو لاشئے محض سمجھتا ہے۔ مومن کی آٹھویں صفت یہ ہے کہ وہ حقوق اللہ کی ادائیگی اس طرح کرتا ہے کہ اس کے دل میں کوئی کھوٹ اور غیر اللہ کی طرف کوئی رغبت نہیں ہوتی اور نویں صفت سچے مومن کی حضور نے یہ بیان فرمائی کہ وہ اللہ کی مخلوق کے سب حقوق ادا کرنے کیلئے تیار رہتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ایسے مومنوں کو اللہ تعالیٰ بڑے بڑے مدارج بخشتا ہے، ان کی بخشش کا سامان کرتا ہے اور ان کو معزز رزق عطا کرتا ہے۔ حضور نے بخشش کے حصول کے تین طریقوں کا بھی ذکر کیا جن میں اوّل دُعا ہے، دوم ہوائے نفس کی یلغار سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی طرف ہجرت کرنا ہے اور سوم وہ مجاہدہ ہے جو کہ ہر ایسی قوّت کے خلاف کیا جاتا ہے جو انسان کو خدا سے دُور لے جاتی ہے۔ حضور نے دعا فرمائی کہ خدا کرے کہ ہم سچے مومنوں کی صفات اپنے اندر پیدا کر کے خدائی انعامات کے وارث بنیں۔ آمین ؎

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۹ نبوت ۱۹۷۹ء

ربوہ ۹ نبوت/نومبر۔ آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے سورۃ البروج کی آیت ۹ تا ۱۱ کی تفسیر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی چار صفات کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ عزیز ہے، حمید ہے، مالک ہے اور شہید ہے۔ حضور نے فرمایا جب مومن اپنی استعداد کے مطابق ان چاروں صفات کو اپنے اندر پیدا کرتے ہیں تو غیر مومن ان پر حسد کرتے ہوئے ان کی مخالفت پر اُتر آتے ہیں اور مومنوں کو تکالیف دیتے ہیں وہ مومنوں کی عزت مٹانا چاہتے ہیں مگر خدا ان کو عزت دیتا ہے وہ مومنوں کو کمزور کرنا چاہتے ہیں مگر خدا ان کو طاقت دیتا ہے۔ حضور نے ان صفات الٰہی کے معانی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ عزیز کے کئی معنے ہیں بڑی طاقت اور غلبے والا۔ انسانی منصوبوں کی دسترس سے باہر مادی عزتوں کا سرچشمہ۔ حضور نے فرمایا کہ خدائی قوتوں کے یہ سارے جلوے انسان کو خدا تعالیٰ کی حمد کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ حضور نے خدا تعالیٰ کی صفت حمید کے معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تعریف یا تو حسن کے نتیجہ میں ہوتی ہے یا احسان کے نتیجہ میں۔ اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض ہے اس کی اس صفت کی جس میں جھلک ہر اور جو دنیا کے محسنِ اعظم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلے دنیا اس کی تعریف کرے گی۔ حضور نے خدا تعالیٰ کے مالک ہونے کی صفت کا بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ خدا تعالیٰ اس طرح مالک ہے کہ اصل ملکیت اسی کی ہے انسان نے کچھ نہیں بنایا اور خدا شہید ہے یعنی اس کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں۔

حضور نے فرمایا ان صفات سے متصف ہونے والی جماعت کو مخالفین دکھ دیتے ہیں مگر مومنوں کی جماعت یہ دکھ سہہ لیتی ہے۔ آخر میں حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب پر فضل کرے انسانیت پر فضل کرے کیونکہ انسانیت بھی بڑے خطرات میں گھرا ہوا ہے اللہ تعالیٰ فضل کرے اور ان کے لئے خوشحالی کے سامان پیدا کرے۔ آمین۔

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ کی سفارش پر ۳۱۲ روپے کے وعدہ جات کا دوبارہ اجراء

حضور ایدہ اللہ نے تعمیر ہال کے بارہ میں مجلس شوریٰ کی سفارش کی منظوری دے دی

ربوہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر محترم محمود احمد صاحب نے خدام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا ہے کہ تعمیر ہال کے کام کی تکمیل کے سلسلے میں ۳۱۲ روپے کے وعدہ جات کا از سرِ نو اجراء کر دیا گیا ہے۔ مکرم محمود احمد صاحب نے نمائندہ الفضل سے ایک ملاقات میں بتایا ہے کہ مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ کی یہ سفارش حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت منظور فرمائی ہے کہ تعمیر ہال کے سلسلے میں اس وعدے کا از سرِ نو اجراء کر دیا جائے۔

محترم محمود احمد صاحب نے خدام سے درخواست کی ہے کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور تعمیر ہال کی مد میں خدام سے انفرادی وعدہ جات حاصل کریں تاکہ جلد سے جلد ہال کی تکمیل کی جا سکے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ایسے احباب کے نام جو اس تحریک میں کم از کم ۳۱۲/- روپے کا انفرادی وعدہ کریں گے ایوانِ محمود پر کندہ کرائے جائیں گے۔ محترم صدر صاحب نے قائدین کرام سے درخواست کی ہے کہ وہ اس تحریک کو بار بار خدام کے سامنے لائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ خدام اس قربانی میں حصہ لے سکیں۔

مکرم محمود احمد صاحب نے یاد دلایا ہے کہ مجالس کے حصہ میں جو چندہ تعمیر ہال بجٹ میں آتا ہے وہ اسی طرح قائم ہے۔ صدر صاحب موصوف نے توقع ظاہر کی ہے کہ خدام پہلے کی طرح اس تحریک میں بھی حصہ لیں گے اور مالی قربانی کے اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔ خدا کرے کہ ہم ایوانِ محمود کی تعمیر کا کام جلد مکمل کر لیں۔

ربوہ ۱۶ نبوت/نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ میں جلسہ سالانہ پر آنے والوں کو نصائح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بڑی عمر کے پُرانے احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ بچوں، نوجوانوں اور نئے احمدیوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ اور جلسہ سالانہ کی روایات سے آگاہ کریں۔ بچوں کو بتائیں کہ شور نہیں کرنا، آوازے نہیں کسنا، جو راستے مقرر ہیں ان پر چلنا ہے۔ نظریں نیچی رکھنی ہیں، زبانوں سے شہد ٹپکانا ہے، چہروں سے غصہ ظاہر نہیں کرنا، خدا کے حضور ہر وقت عاجزی سے جھکے رہنا ہے، اللہ پر کامل توکل کا سبق سیکھنا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت سے جو توقعات وابستہ کی ہیں ان کے مطابق زندگی گزارنا ہے۔

حضور نے غیر ممالک سے آنیوالوں کے بارے میں فرمایا کہ بیرونی ممالک سے آنے والوں میں ایک تو جماعتی وفود ہوتے ہیں جنہیں جماعتی نظام کے تحت ٹھہرایا جاتا ہے دوسرے وہ کثیر التعداد دوست ہوتے ہیں جو اپنے طور پر آتے ہیں اور ربوہ میں اپنے عزیزوں کے ہاں ٹھہرتے ہیں۔ یہ موخر الذکر احباب ایک لحاظ سے نظر انداز ہو جاتے رہے ہیں ان کو اس طرح نظر انداز نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ بیرونی ممالک سے آنے والے تمام لوگ چاہے وہ ربوہ میں آکر رہائش کا اپنا انتظام کریں وہ جلسہ سالانہ کے نظام کو تحریری طور پر اپنے آنے کی اطلاع دیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ریکارڈ کسی نمائش کے لئے نہیں بلکہ آنے والی نسلوں کو حقائق بتانے کے لئے ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے بیرونی ملکوں سے آنے والے جماعتی وفود کے بارہ میں فرمایا کہ ان میں اکثریت نئے آنے والوں کی ہونی چاہیئے۔ پُرانے بھی ہوں مگر اکثریت میں نئے شامل ہونے والے آئیں تاکہ زیادہ سے زیادہ احمدیوں کا ذاتی تعلق مرکز سلسلہ اور جماعت کے نظام سے ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ میں احباب جماعت کو انسانیت کے لئے خصوصی دعائیں کرنے کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آج انسانیت ہلاکت کے کنارے پر کھڑی ہے اور بڑی پریشانی کی حالت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے علاوہ اپنے ملک کے استحکام کیلئے، امن کے قیام کیلئے، پاکستانیوں کی خوشحالی کیلئے اور دکھوں اور تکلیفوں کے دُور ہونے کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دل اس طرح بدل دے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے وارث ہو جائیں۔

حضور نے فرمایا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا میں بسنے والے احمدیوں پر جو ذمہ داری ڈالی ہے اُسے اپنے فضل سے نباہنے کی توفیق دے اور اگر اس میں سو حصوں میں سے ہمارا ایک حصہ ہے تو باقی ننانوے حصے اپنی طرف سے ڈال دے۔ حضور نے فرمایا کہ مرکز کیلئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرکز میں رہنے والوں کو یہ سمجھ عطا کرے کہ مرکز اپنے رہنے والوں پر جو ذمہ داریاں عاید کرتا ہے ان کو ادا کرنے والے ہوں۔ حضور نے دعا فرمائی کہ خدا کرے کہ جلسہ سالانہ اپنی تمام رحمتوں کے ساتھ آئے اور اپنی تمام خیر کے ساتھ گزرے اور یہاں سے رہنے والے خدا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار اس طرح حاصل کریں کہ ان کے دل پھر کبھی ان دو محبتوں سے خالی نہ ہوں۔ آمین ؎

خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک درخشندہ گوہر

محترم نواب محمد احمد خان صاحب وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور قبر پر دعا کروائی

ربوہ ۱۶ ماہ نبوت / نومبر۔ احبابِ جماعت کو نہایت رنج اور افسوس سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک درخشندہ گوہر محترم نواب محمد احمد خان صاحب آج صبح ساڑھے چار بجے انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ ۱۱ جولائی ۱۹۱۰ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کی عمر ۶۹ سال تھی۔ محترم نواب صاحب مرحوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے بڑے نواسے، حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی حرم محترم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کے برادر اکبر اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے داماد تھے۔

نواب صاحب مرحوم کی وفات بہت مختصر علالت کے بعد ہوئی۔ آپ کو گزشتہ دو تین دن سے انفلوئنزا کی شکایت تھی تاہم طبیعت زیادہ خراب نہیں تھی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرحوم کی نمازِ جنازہ احاطہ بہشتی مقبرہ میں بعد نماز عصر شام ۴ بجے پڑھائی اور جنازہ کو کندھا دیا۔ ربوہ اور بیرونِ ربوہ کے ہزاروں افراد نے جنازہ میں شرکت کی۔ سوا چار بجے مرحوم کا تابوت لحد میں اتارا گیا اور پانچ بجنے میں پانچ منٹ پر حضور ایدہ اللہ نے بہشتی مقبرہ کی اندرونی چاردیواری میں تدفین مکمل ہونے پر دعا کروائی۔ قبر کی تیاری کے دوران حضور ایدہ اللہ وہاں موجود رہے۔ اس سے قبل ساڑھے تین بجے نواب صاحب مرحوم کا جنازہ ان کی رہائش گاہ سے لایا گیا تھا۔

محترم نواب صاحب مرحوم نے اپنی بیگم محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ کے علاوہ دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے بڑے صاحبزادے مکرم نواب حامد احمد خان صاحب امریکہ میں ہیں اور چھوٹے صاحبزادے مکرم نواب محمود احمد خان صاحب کراچی میں پی۔ آئی۔ اے میں کیپٹن ہیں۔ آپ کی صاحبزادی محترمہ راشدہ بیگم صاحبہ محترم سید امین احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی بیگم صاحبہ ہیں۔

مرحوم نہایت نیک، صابر، دیندار، رضائے الٰہی اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق اور محبت میں سرشار وجود تھے۔ آپ نے قادیان میں بلک ورکس نامی ایک کارخانہ قائم کیا۔ نہایت دعا گو اور غریبوں کے نہایت ہمدرد اور غمگسار وجود تھے۔

نوبل انعام حاصل کرنے پر محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی خدمت میں دنیا بھر کی معزز شخصیتوں کی طرف سے

مبارکباد کے پیغامات

سعودی عرب کے شہزادہ محمد بن فیصل السعود اور لیبیا کے ابراہیم المنتصر کی طرف سے تہنیتی پیغامات

"یہ اعزاز مسلمانوں کے لئے باعثِ مسرت ہے اور ہم آپکی اس کامیابی پر خوش ہیں اور آپ کے لئے دعا گو ہیں"

"آپ نے دنیا بھر کے مسلمانوں کیلئے جو اعزاز حاصل کیا ہے اس میں مسلمان بھائیوں کی حیثیت سے ہم شریک ہیں"

مشہور عالم احمدی مسلمان سائنسدان محترم جناب پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام نے طبیعات میں ۱۹۷۹ء کا نوبل انعام حاصل کرنے میں جو عظیم الشان کامیابی حاصل کی ہے اس پر عالم اسلام میں خصوصاً خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ چنانچہ عالم اسلام کی سربرآوردہ شخصیتوں اور مسلمان لیڈروں کی طرف سے ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں مبارکباد کے پیغامات مسلسل موصول ہو رہے ہیں۔ ان میں اسلامی بنکنگ موومنٹ کے سربراہ شہزادہ محمد بن فیصل السعود اور لیبیا کی الفتح یونیورسٹی کی پیپلز کمیٹی کے سیکرٹری جنرل جناب ابراہیم المنتصر کے پیغامات بھی شامل ہیں۔

روزنامہ "جنگ" راولپنڈی نے ان تہنیتی پیغاموں پر مشتمل اپنے نمائندے کی لندن سے مرسلہ خبر کو اپنے شمارہ میں شائع کیا ہے جو درج ذیل ہے:۔

"لندن ۲ نومبر (نمائندہ جنگ)۔ اسلامی بنکنگ موومنٹ کے سربراہ شہزادہ محمد بن فیصل السعود نے پاکستانی سائنسدان پروفیسر عبد السلام کو فزکس میں نوبل انعام حاصل کرنے پر مبارکباد دی ہے۔ انہوں نے پروفیسر عبد السلام کو ایک تہنیتی پیغام میں کہا ہے کہ آپ کا یہ اعزاز مسلمانوں کے لئے باعثِ مسرت ہے ہم آپ کی اس کامیابی پر خوش ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو یہ شاندار کام جاری رکھنے کے لئے صحت اور قوت عطا کرے۔"

"طرابلس (لیبیا) کی الفتح یونیورسٹی کی پیپلز کمیٹی کے سیکرٹری جنرل ابراہیم المنتصر نے بھی پروفیسر عبد السلام کو یہ اعزاز حاصل کرنے پر مبارکباد دی ہے۔ انہوں نے کہا ہے آپ کے نوبل انعام حاصل کرنے کی خبر ہم نے بڑی مسرت کے ساتھ سُنی ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے لئے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے جو اعزاز حاصل کیا ہے اس میں مسلم بھائیوں کی حیثیت سے ہم شریک ہیں۔ ابراہیم المنتصر نے پروفیسر عبد السلام کو لیبیا کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے۔"

(روزنامہ "جنگ" راولپنڈی مورخہ ۳ نومبر ۱۹۷۹ء صفحہ اول بحوالہ الفضل ربوہ مورخہ ۶ نومبر ۱۹۷۹ء)

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:۔

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے۔" (تذکرہ صفحہ ۵۹۷)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جماعت احمدیہ کا ذہن اور نورِ فراست میدان میں کھڑا ہے۔ اور اسلام کو پسپا نہ ہونے دیگا۔ علوم جدیدہ ہی پسپا ہوں گے۔ اور ان کے مقابلہ میں اسلام فتح پائے گا۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء)

صدی کی عظیم ترین سائنسی کامیابیوں میں سے ایک عظیم الشان کامیابی قرار دیکر انہیں خراج تحسین پیش کیا ہے اور ذہانت و فطانت کے آئینہ دار اس کارنامہ کو البرٹ آئن سٹائن کے کارنامہ کے ہم پلہ و ہم مرتبہ قرار دیا ہے۔"

کال مصطفیٰ۔ اسسٹنٹ پروفیسر نیو یارک میڈیکل کالج

(پاکستان ٹائمز ۶ نومبر ۱۹۷۹ء بحوالہ الفضل ۹ ۱۱ صفحہ ۸)

[اس] صدی کا عظیم کارنامہ ہے!

[پاکس]تان ٹائمز میں ایک امریکی کا خط

"پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبد السلام کے [نو]بل انعام جیتنے کی خبر شمالی امریکہ کے ہم مسلمانوں [نے] بڑے فخر اور انتہائی مسرت کے عالم میں [سنی] ہے۔ امریکی اخبارات نے ان کے کارنامہ کو اس

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے شیریں ثمرات

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ کی رحمت کے دو تازہ نمونے یہ ہیں کہ جماعتہائے احمدیہ یورپ اور انگلستان کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی ہے کہ ایک بڑی جائیداد انہوں نے اشاعتِ اسلام کے لئے ناروے میں خریدی ہے اور یہ بھی توفیق خدا نے دی ہے کہ سپین کے ملک میں جو کہ کیتھولک ازم کا گھر ہے ایک زمین خریدی گئی ہے اور اس زمین کے متعلق وہاں کی لوکل باڈی اور حکومت نے یہ بات لکھ کر اجازت دے دی ہے کہ وہاں پر جماعت احمدیہ کا مشن ہاؤس اور اللہ کا گھر مسجد بنائی جا سکتی ہے۔"

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے!

جُنید

بنام

شیطان

سید ہجویرؒ علی بن عثمان الجلابی المعروف بہ داتا گنج بخش اپنی شہرہ آفاق تصنیف "کشف المحجوب" میں حضرت جنید بغدادیؒ کے متعلق ایک حکایت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:—

روایت ہے کہ جنیدؒ نے فرمایا:۔

"ایک مرتبہ میرے دل میں عجیب و غریب خواہش پیدا ہوئی کہ شیطان ملعون کو دیکھوں — ایک روز میں مسجد کے دروازے پر کھڑا تھا کہ دور سے ایک بڈھا آتا ہوا دکھائی دیا۔ جس کا منہ میری طرف تھا۔ اُس کو دیکھتے ہی ایک بھیانک سی وحشت میرے دل میں سرایت کر گئی۔ جب وہ میرے قریب پہنچا تو میں نے پوچھا کہ

"تو کون ہے کہ مارے وحشت کے تیرے دیکھنے کی طاقت میری آنکھوں میں نہیں ہے اور دل تیرے خوف کے باعث تیرے خیال کو اپنے اندر لانے کی بھی ہمت نہیں رکھتا؟"

اُس نے کہا: "میں وہی ہوں۔ جس کے دیکھنے کی تمنا تم رکھتے ہو؟"

میں نے کہا: "اے ملعون! (یہ تو بتا کہ) آدم کو سجدہ کرنے سے تجھے کون سی چیز نے باز رکھا؟"

اُس نے کہا:۔

"اے جنید! تیرے دل میں یہ خیال کیسے گھر کر گیا۔ کہ میں خدا کے سوا کسی اور کو بھی سجدہ کیا کروں؟"

میں (جنیدؒ) تو اُس کی یہ بات سُن کر حیرت میں پڑ گیا کہ ناگاہ میرے اندر سے آواز آئی۔

"اے جنید! اس سے کہو کہ (او ملعون) تو جھوٹ بکتا ہے۔ کیونکہ اگر تو اللہ کا ایسا ہی بندہ ہوتا۔ تو اُس کے حکم سے یوں باہر نہ چلا جاتا اور فقط انہی باتوں کو اپنا کر نہ رہ جاتا۔ جن کے نہ کرنے کا حکم اُس نے دیا ہے۔"

اس کم بخت نے بھی میرے دل کی یہ غیبی آواز سُن لی اور چلا کر کہا۔ "اے جنید! تو نے مجھے اللہ کی مدد سے پھونک ڈالا!" یہ کہا اور غائب ہو گیا۔ (کشف المحجوب)